رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل

قادیان

روزنامہ

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی

سالانہ عہ

ششماہی ۸/ عہ

سہ ماہی ۱۲/ ے

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸/ عہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵	مورخہ ۱۹ ر رجب ۱۳۵۶ھ	یوم یکشنبہ	مطابق ۲۶ ر ستمبر ۱۹۳۷ء	نمبر ۲۲۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ ر ستمبر ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد ۔ کان درد اور نزلہ کی تکلیف ہے ۔ احباب دعائے صحت کریں ؛

حضرت میرزا بشیر احمد صاحب کو بخار سے آرام ہے لیکن ابھی پیچش اور بواسیر کی تکلیف ہے ۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ؛

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو دردِ بازو اور نزلہ و تبخیر کے باعث تکلیف ہے ۔ اور احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں ؛

جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال حج کمیٹی کے اجلاس میں شمولیت کے لئے لاہور تشریف لے گئے ہیں ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

معرفتِ کاملہ کے شیریں اثمار

" ایمان کا قوی ہونا یا اعمال صالحہ کا بجا لانا اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق قدم اٹھانا یہ تمام باتیں معرفتِ کاملہ کا نتیجہ ہیں ۔ جس دل کو خدا تعالیٰ کی معرفت میں سے کچھ حصہ نہیں ملا ۔ وہ دل ایمان قوی اور اعمال صالحہ سے بھی بے نصیب ہے ۔ معرفت سے ہی خدا تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا ہوتا ہے ۔ اور معرفت سے ہی خدا تعالیٰ کی محبت دل میں جوش مارتی ہے ۔ جیسا کہ دنیا میں بھی دیکھا جاتا ہے ۔ کہ ہر ایک چیز کا خوف یا محبت معرفت سے ہی پیدا ہوتا ہے اگر اندھیرے میں ایک شیر ببر تمہارے پاس کھڑا ہو ۔ اور تم کو اس کا علم نہ ہو ۔ کہ یہ شیر ہے ۔ بلکہ یہ خیال ہو ۔ کہ یہ ایک بکرا ہے ۔ تو تمہیں کچھ بھی اس کا خوف نہیں ہوگا ۔ اور جبھی کہ تمہیں معلوم ہو جائے ۔ کہ یہ تو شیر ہے ۔ تو تم بے حواس ہو کر اس جگہ سے بھاگ جاؤ گے ۔ ایسا ہی اگر تم ایک ہیرے کو جو ایک جنگل میں پڑا ہوا ہے ۔ جو کئی لاکھ روپیہ قیمت رکھتا ہے محض ایک پتھر کا ٹکڑہ سمجھو گے ۔ تو اسکی تم کچھ بھی پروا نہیں کرو گے لیکن اگر تمہیں معلوم ہو جائیگا ۔ کہ یہ اس شان اور عظمت کا ہیرا ہے تب تو تم اس کی محبت میں دیوانہ ہو جاؤ گے ۔ اور جہاں تک تم سے ممکن ہوگا ۔ اس کے حاصل کرنے کے لئے کوشش کرو گے پس معلوم ہوا ۔ کہ تمام محبت اور خوف معرفت پر موقوف ہے انسان اس سوراخ میں ہاتھ نہیں ڈال سکتا ۔ جس کی نسبت اس کو معلوم ہو جائے ۔ کہ اس کے اندر ایک زہریلا سانپ ہے اور نہ اس مکان کو چھوڑ سکتا ہے ۔ جس کی نسبت اس کو یقین ہو جائے ۔ کہ اس کے نیچے ایک بڑا بھاری خزانہ مدفون ہے اب چونکہ تمام مدار خوف اور محبت کا معرفت پر ہے ۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی طرف بھی پورے طور پر اسوقت انسان جھک سکتا ہے ۔ جبکہ اسکی معرفت ہو ۔ اول اس کے وجود کا پتہ لگے ۔ اور پھر اس کی خوبیاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین کا ایک مکتوب

حدیث اور فقہ کے اصول

ایک دوست کے اس سوال پر کہ حدیث اور فقہ کے کیا اصول ہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے نے انہیں حسب ذیل جواب لکھوایا۔

حدیث کے اصول یہ ہیں کہ وہ خلاف قرآن نہ ہو۔ اور اگر اس کے اندر اپنی صداقت کا ثبوت موجود نہ ہو (یعنے ایسی پیشگوئیوں پر مشتمل نہ ہو) تو پھر ایسے راویوں سے مروی ہو جو ثقہ ہوں۔ نیز خلاف عقل نہ ہو۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو میری طرف ایسی بات منسوب کرے جو بالبداہت غلط ہو۔ تو وہ جھوٹا ہے۔ مگر اس سے مراد عام عقل نہیں۔ بلکہ سنت اللہ مراد ہے۔

فقہ کے لئے بھی یہی اصول ہے۔ کہ مطابق قرآن پھر مطابق حدیث پھر مطابق فطرت انسانی ہو تو قبول ورنہ رد۔

پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ

آل انڈیا نیشنل لیگ کا اہم اجلاس

تمام عہدیداران لیگ کیلئے لازمی ہے کہ ضرور شریک ہوں

احباب کو خطوط کے ذریعہ اطلاع بھیجی جا چکی ہے۔ کہ آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور کا ایک اہم نمائندہ اجلاس ۳ اکتوبر ۱۹۳۷ء کو بروز اتوار لاہور میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس تقریب پر میں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست کی تھی۔ کہ حضور اپنے قیمتی نصائح سے ہمیں مستفید فرمائیں۔ اور حضور نے ہماری درخواست کو ازراہ کرم منظور فرما لیا ہے۔ اس لئے تمام عہدیداران لیگ اور تمام اراکین لیگ کو جو لیگ کی اغراض سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں میں دعوت دیتا ہوں۔ کہ وہ اس جلسہ میں ضرور شریک ہوں اور مجھے اپنے ارادہ سے مطلع کریں۔ یہ نہائت قیمتی موقعہ ہے اسے ہاتھ سے نہیں کھونا چاہیئے ۔

اسی طرح تمام کورز لاہور آنے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور اس بات کا انتظار نہ کریں۔ کہ قائداعظم صاحب سے حسب ضابطہ انہیں دعوت وصول ہو۔ وقت تنگ ہے اور چونکہ میں چاہتا ہوں۔ کہ مجھے جلد یہ اندازہ ہو جائے۔ کہ کتنے احباب شرکت فرما رہے ہیں۔ اس لئے میں بتاکید درخواست کرتا ہوں۔ کہ مجھے اپنے ارادہ سے جلد مطلع فرمائیں ۔

بشیر احمد صدر آل انڈیا نیشنل لیگ ۱۲ ٹمپل روڈ لاہور

اعلان برائے ملازمت دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے لئے امیدواروں کی ضرورت ہے۔ جو امیدوار حسب ذیل شرائط پورے کرتے ہوں وہ ذیل کا فارم پر کر کے امیدواری کی درخواست معہ تمام سارٹیفکیٹ وغیرہ کی مصدقہ نقل کے اپنی درخواستیں ۳۰ ستمبر ۱۹۳۷ء تک سپرنٹنڈنٹ صاحب دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پاس بھجوا دیں۔ اور نوٹ غور سے مطالعہ کریں۔ خاکسار غلام محمد اختر سکرٹری تحقیقاتی کمیشن

فارم درخواست امیدواری

۱	نام و ولدیت درخواست کنندہ	۵	امتحان جو پاس کئے ہیں معہ سنہ
۲	تاریخ بیعت	۶	خلاصہ سندات و سفارشات
۳	تاریخ پیدائش	۷	صحت
۴	امیدوار کے خاندان کی خدمات سلسلہ	۸	کوئی اور قابل ذکر امر

شرائط :- ۱ احمدی ہونا لازمی ہے۔ ۲ عمر ۱۸ سال سے ۲۸ سال ہو۔ ۳ مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی خدمات کے متعلق تصدیق کرائی جائے ۴ میٹرک یا اس سے اوپر مولوی فاضل جامعہ احمدیہ یا اس سے اوپر تک تعلیم لازمی ہے ۵ مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کا ہونا لازمی ہے۔ اس کے علاوہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خاص ہستیوں کی سفارشی چٹھیاں لگائی جا سکتی ہیں ۶ کسی ڈاکٹر یا حکیم ورنہ جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی طرف سے سارٹیفکیٹ لگایا جا سکتا ہے۔ ۷ شرط ۴ کے علاوہ کوئی اور سارٹیفکیٹ وغیرہ لگائے جا سکتے ہیں۔

نوٹ :- ۱ تمام وہ درخواستیں جو کسی امیدوار نے کسی دفتری ملازمت کے لئے کسی صدر انجمن احمدیہ کے دفتر میں بھیجی ہوں۔ وہ اس اعلان کے ذریعہ منسوخ قرار دی جاتی ہیں۔ اور ہر امیدوار کو اب نئی درخواست مندرجہ بالا فارم پر شرائط کے مطابق کرنی ہو گی۔ ۲ اسامیاں فی الحال عارضی ہوں گی۔ اور تنخواہ کم از کم ۲۰ روپے ماہوار دی جائے گی۔ لیکن آئندہ مستقل اسامیاں پر کرتے وقت تجربہ کار عارضی ملازمین کو ترجیح دی جائے گی ۳ جن امیدواروں کی درخواستیں تحقیقاتی کمیشن منظور کریگا۔ ان درخواست کنندگان کو تاریخ انتخاب سے اطلاع دی جائیگی۔ ۴ کمیشن کے کسی ممبر کو سفارش کے ذریعہ سے زیر اثر لانے کی سعی کرنا امیدوار کی کامیابی میں منافی ہو گا ۔

دار الشکر کمیٹی میں شامل ہونیوالے نئے ممبر

بعض احباب دریافت کر رہے ہیں۔ کہ کیا وہ اب بھی دار الشکر کمیٹی کے ممبر بن سکتے ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ چند ایک بقایا داروں کی جگہ ابھی تک گنجائش موجود ہے۔ اس لئے جو دوست چاہیں وہ اب بھی ممبر بن سکتے ہیں۔ ایسے احباب کو مئی ۱۹۳۶ء سے ۱۰ روپے ماہوار کے حساب سے بقایا ادا کرنا ضروری ہے۔ لیکن رعائتی اعلان کے مطابق اگر وہ فی الفور سارا بقایا نہ ادا کر سکیں۔ تو مئی ۱۹۳۷ء سے آج تک کا بقایا ادا کر دینے سے ان کا نام قرعہ میں ڈالا جا سکتا ہے۔ قرعہ نکلنے پر پچھلا بقایا وضع کر لیا جائے گا۔ خط آنے پر کمیٹی کے قواعد ... ارسال کئے جائیں گے۔ خاکسار صدر کمیٹی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

470

الفضل
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
قادیان دارالامان مورخہ ۱۹ رجب ۱۳۵۶ھ

اعلیحضرت تاجدار دکن کی قابل تحسین رعیت پروری

اعلیحضرت حضور نظام حیدرآباد (دکن) وبرار۔ ان روشن خیال۔ بیدار مغز اور رعایا نواز فرمانرواؤں میں سے ہیں۔ جن کی رعیت پروری اور معدلت گستری ایک دنیا سے خراج تحسین وصول کر رہی ہے۔ آپ کو ہمیشہ اپنی رعایا کے ہر طبقہ کی خوشحالی اور ان کی ترقی وبہبود کا خیال رہتا ہے باشندگان ریاست کی موجودہ خوشحالی ان کی تعلیمی۔ اخلاقی اور معاشرتی ترقی سب آپ کی خاص توجہات کی رہین منت ہے۔ آپ کی ہمیشہ کوشش رہی ہے۔ کہ رعایا کے ساتھ تعلقات محبت ومودت قائم کئے جائیں۔ ان کے لئے کامل امن وسکون اور باہم صلح وآشتی سے زندگی بسر کرنے کا انتظام کیا جائے۔ اور ہر لحاظ سے ان کی ضروریات واحساسات کا خیال رکھا جائے۔

ہمارے خیال میں یہ فخر بہت کم فرمانرواؤں کو حاصل ہوا ہے۔ کہ انہوں نے غربا نوازی۔ رعیت پروری اور عدل وانصاف کے باعث اپنی رعایا کے تمام طبقات کے دلوں کو مسخر کر لیا ہو۔ لیکن ہر شخص جانتا ہے کہ یہ فخر بدرجہ اتم اعلیحضرت حضور تاجدار دکن خلد اللہ ملکہ کو حاصل ہے۔ یوں تو رعایا کے ساتھ رابطہ واتحاد قائم کرنے کے لئے آپ ہمیشہ کوشاں رہتے ہیں۔ لیکن اس ضمن میں خاص طور پر قابل ذکر آپ کا وہ موجودہ اقدام ہے۔ جس کا اعلان وزیر اعظم آنریبل سر اکبر حیدری نے ۲۲ ستمبر کو حیدرآباد دکن کی مجلس آئین ساز کے ایک خاص جلسہ میں کیا۔ اس اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اعلیحضرت حضور نظام نے پانچ ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر فرمائی ہے۔ جس میں صدر سمیت تین غیر سرکاری ارکان ہیں۔ اور دو سرکاری ارکان ہیں۔ اس کمیٹی کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے۔ کہ وہ تحقیقات کے بعد ایسی تجاویز پیش کرے۔ جن کے مطابق حکومت اور ریاست کی مختلف اقوام کے درمیان موثر رابطہ واتحاد قائم ہو سکے۔ اور حکومت کو ان کی ضروریات وخواہشات کا ہر وقت علم رہے۔

کمیٹی کے تقرر کا اعلان کرتے ہوئے آنریبل صدر المہام نے رعایا کے نام اعلیحضرت کا جو پیغام پڑھ کر سنایا۔ وہ بھی آپ کی ان خواہشات کا آئینہ دار ہے۔ جو رعایا کو ہر رنگ میں خوشحال اور ترقی کے راستہ پر گامزن دیکھنے کے لئے آپ کے دل میں موجزن ہیں۔ اس پیغام میں حضور نظام نے اس امر کا ذکر کیا ہے۔ کہ ۱۹۱۹ء میں میں نے اس وقت کے صدر المہام سے ایسے حقائق فراہم کرنے کے لئے کہا تھا جس سے میں اپنی رعایا کی تعلیمی اور اخلاقی ترقی کے لئے مفید اصلاحات اور قوانین مرتب کرنے کے قابل ہو سکوں۔ اس وقت سے میں اس مسئلہ پر مسلسل غور کر رہا ہوں۔ کہ ریاست کے مختلف مفاد کی نمائندہ جماعت یا جماعتوں کی وساطت سے حکومت اور رعایا میں زیادہ سے زیادہ تعاون کی کوئی سبیل پیدا کی جائے۔ تاکہ حکومت کو رعایا کی ضرورتوں اور خواہشات کا علم ہوتا رہے۔ اس سلسلہ میں تجاویز مرتب کرنے کا کام میں نے آئینی معاملات سے متعلق ایک مجلس کے سپرد کر دیا ہے۔ لیکن مجھے امید ہے۔ کہ اس کمیٹی کو ایسی تجاویز مرتب کرتے وقت جن کا تعلق براہ راست پبلک سے ہوگا۔ سرکاری اور غیر سرکاری ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی کی موجودگی سے بہت زیادہ امداد ملے گی۔ کیونکہ اس کے سامنے ایک آزاد کمیٹی کے نظریات بھی ہوں گے۔ مجھے امید ہے۔ کہ یہ کمیٹی اپنا کام کم از کم مدت کے اندر ختم کر کے اپنی رپورٹ چھ ماہ کے اندر پیش کر دے گی۔

یہ ہے وہ محبت آمیز پیغام جو آپ نے صدر المہام کی وساطت سے اپنی رعایا تک پہنچایا۔ اور جس کے ایک ایک لفظ سے رعایا کے لئے آپ کی بے نظیر ہمدردی وخیر خواہی کا ثبوت ملتا ہے۔ ہندوستان کے بہت کم والیان ریاست ایسے ہیں جن کو اپنی رعایا کی بہبودی کا فکر دامنگیر رہتا ہو۔ اور بعض ایسے بھی ہیں۔ جنہیں تن آسانی اور عیش پرستی کے سوا اور کوئی کام نہیں۔ کاش وہ اعلیحضرت حضور نظام کے اسوہ سے نمونہ حاصل کریں۔ اور رعایا کی خوشحالی کے لئے ان کی مساعی جمیلہ کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں۔ اگر وہ ایسا کریں۔ تو یہ نہ صرف انکی نیکنامی کا موجب ہوگا بلکہ ریاستوں کو خوشحال اور فارغ البال بنانے کا بھی وہ باعث بنیں گے۔

کانگرسی و غیر کانگرسی وزارتیں

کانگرسی وزارتوں کے معرض وجود میں آتے ہی ہندو اور خصوصاً کانگرسی اخبارات نہایت بلند آہنگی سے یہ اعلان کر رہے تھے۔ کہ اب ان صوبوں کی جہاں کانگرسی وزارتیں قائم ہوئی ہیں۔ کایا ہی پلٹ دی جائے گی۔ پنجاب کے ہندو اخبارات کی طرف سے پنجاب کی وزارت کی مذمت کی وجہ ہی صرف یہ تھی۔ کہ اس وزارت نے صوبہ کے معاشرتی اور اقتصادی حالات کو آن واحد میں کیوں نہیں بدل ڈالا۔ لیکن آخر ایسے لوگوں کو بھی سمجھ آگئی ہے۔ کہ وزارت خواہ کانگرسی ہو۔ یا غیر کانگرسی حقائق سے وہ کسی حالت میں بھی اغماض نہیں کر سکتی۔ چنانچہ مختلف کانگرسی صوبوں کے وزراء اپنے اپنے طریق عمل سے یہ ثابت کر رہے ہیں۔ کہ وزارتوں کے پاس جادو کی کوئی چھڑی نہیں جو ایک آن واحد میں ساری کایا پلٹ کر رکھدے۔ یہاں تک کہ پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے بھی وزارت بمبئی کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا ہے۔ کہ:۔

"کانگرسی وزارت سے یہ توقع نہیں رکھنی چاہئے۔ کہ وہ فی الفور کانگرسی پروگرام کی تکمیل سے عہدہ برآ ہو سکتی ہے۔ ہمیں کانگرسی وزارتوں سے تعاون کرنا چاہئے۔ تاکہ ان کے ہاتھ مضبوط ہو جائیں"۔

وہ لوگ جو غیر کانگرسی وزارتوں سے متعلق پر سرسوں جمانے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ انہیں صدر کانگرس کے اس اعلان سے عبرت پکڑنی چاہئے اور انہیں محض اس لئے کسی وزارت کو مطعون نہیں کرنا چاہئے۔ کہ وہ غیر کانگرسی ہے۔ بحالیکہ وہ کانگرسی وزارتوں سے بھی زیادہ عوام کی ترقی و بہبودی میں ساعی ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقامِ محمودؐ کی رفعت

خدا تعالیٰ کی "قدرت" اور اس کے "فضل" کا نشان

ایک تنکے سے بھی بدتر تھی حقیقت میری
فضل نے اس کے بنایا مجھے شہتیروں سے
(کلامِ محمودؐ)

(۸)

معجزانہ تائیدات

خدا تعالیٰ کے مقبول اور راستباز بندے معجزانہ تائیدات سے شناخت کیئے جاتے ہیں۔ وہ دنیا کے مقابلہ میں ایک ذرۂ بے مقدار کی طرح ہوتے ہیں۔ مخالفانہ ہواؤں کے جھونکے آتے اور انہیں اپنی لپیٹ میں لے کر صفحۂ عالم سے نیست و نابود کرنا چاہتے ہیں۔ مگر وہ خدا جسکا قوی ہاتھ آسمانوں اور زمینوں کو تھامے ہوئے ہے۔ جس کے اذن کے بغیر کوئی انسان نہ اپنا ہاتھ لمبا کر سکتا ہے نہ اکٹھا۔ انہیں اپنے سایۂ عاطفت میں لیتا اور پہاڑ سے زیادہ مضبوط بنا کر دکھا دیتا ہے۔ مصائب کی آندھیاں اور مشکلات کے زلازل ان کے پائے استقلال میں جنبش پیدا نہیں کر سکتے۔ ان کے عزائم نہائت بلند ان کے ارادے نہائت وسیع اور ان کے خیالات نہائت ارفع ہوتے ہیں۔ وہ اکیلے ہوتے ہیں۔ مگر تمام دنیا کو ایک مرکز پر جمع کرنے کے لئے حیرت انگیز قوتِ جذب کے مالک ہوتے ہیں۔ وہ کمزور ہوتے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ بڑی بڑی طاقتوں کو ان کے مقابلہ میں نیچا دکھا دیتا ہے۔ لوگ چاہتے ہیں۔ کہ وہ ارادہ الٰہی جو ان کی ترقی و عظمت کے متعلق ہے معرضِ التوا میں رہے۔ مگر خدا تعالیٰ تمام مشکلات و موانع کو دور کر کے اور تمام روکوں کو نابود کر کے انہی کو جو گمنام ہوتے ہیں۔ دنیا کے کونے کونے میں عزت کے ساتھ مشہور کرتا ہے۔ ہر میدان میں ان کا ہاتھ پکڑتا ہے ہر جنگ میں ان کو فتح دیتا ہے اور ایک دنیا کو ان کا غلام بنا دیتا ہے۔ وہ ان کے دوستوں کا دوست اور ان کے دشمنوں کا دشمن بن جاتا ہے۔ انہیں ہر لحہ روح القدس سے موید و منصور فرماتا ہے۔ اور ان کی تعلیم پر لاکھوں سعید روحوں کو مضبوطی سے قائم فرما دیتا ہے۔ غرض ستاروں کی طرح ان میں چمک ڈالتا۔ آسمانوں کی طرح ان کو بلند کرتا اور پہاڑوں کی طرح انہیں مضبوط بناتا ہے۔ اور ہزارہا نشانات ان کی تائید اور نصرت میں ظاہر کرتا ہے۔ اور ہر ایک جو ان کی دشمنی سے باز نہیں آتا۔ اسے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیتا ہے۔

بستانِ روحانیت کا شجرۂ طیبہ

خدا تعالیٰ کے انہی مقبول بندوں میں سے جو خدا تعالیٰ کے اتنے قریب ہوئے کہ گویا خدا ان میں اتر آیا۔ جو شدتِ اتصال کی وجہ سے خدائے عزوجل کے رنگ سے ظلی طور پر رنگین ہو گئے اور حجب حائلہ کے درمیان سے اٹھ جانے کی وجہ سے محبوب حقیقی سے ہم آغوش ہو گئے۔ ایک ہمارے امام و مقتدا۔ ہادی و راہ نما۔ فخر اولیاء و صلحاء حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد اطال اللہ بقاءہ و ایدہ اللہ بنصرہ و رحمتہ ہیں۔ جو موجودہ دور میں خدائے عزوجل کی ایک بہترین نعمت اور افضال الٰہیہ میں سے ایک فضل کا نشان ہیں۔ جو ہمیں عطا ہوئے۔ خوش قسمت ہیں وہ جنہوں نے آپ کو دیکھا اور مبارک وہ جو آپ سے روحانی پیوند حاصل کر کے اس شجرۂ طیبہ کی ایک شاخ بن گئے۔ کہ جس طرح یہ شجر حوادثِ زمانہ سے ہمیشہ محفوظ رہے گا۔ کیونکہ اس کی حفاظت کا خدا نے وعدہ فرمایا۔ اسی طرح اسکی شاخوں کی ترو تازگی بھی موسم خزاں کی ہواؤں کا شکار نہیں ہو سکتی۔

قدرت کا نشان

بہر حال ہمارے آقا و مطاع کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو بشارات الٰہیہ دیں۔ اور جو اپنی پوری شان اور چمک کے ساتھ دنیا پر ظاہر ہوئیں۔ ان میں سے ایک عظیم الشان بشارت یہ تھی۔ کہ وہ قدرت کا نشان ہوگا۔ اور خدا تعالیٰ کی قادرانہ تجلی کا ظہور اس کے ذریعہ ہوگا۔ بظاہر یہ ایک چند لفظی وعدہ ہے مگر دیدۂ بینا سے کر اس پر غور کرو۔ تو اس کے نیچے تمہیں حقیقت کا ایک مخفی خزانہ نظر آئے گا۔ اور پھر اس لذت کو کبھی فراموش نہ کرو گے۔ جو اس نشان کو پورا ہوتے دیکھ کر ہر مومن کے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ آج ۳۷ء ہے اور خلافتِ ثانیہ اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ راہنمائی عالم کا فرض سرانجام دے رہی ہے۔ لاکھوں جاں نثار خدام موجود ہیں۔ خزانے معمور و بھرپور ہیں۔ مختلف شعبہ جات سرگرمی سے اپنے فرائض کی بجا آوری میں منہمک ہیں۔ لیکن آج سے ۲۳ سال پیچھے اپنی نظر لیجاؤ اور دیکھو کہ کیا حالت ہے تمہیں دکھائی دے گا۔ کہ جماعت کے وہ بڑے بڑے آدمی جو سلسلہ کے ستون سمجھے جاتے تھے۔ عداوتِ محمود سے اندھے ہو رہے ہیں۔ وہ مرکز سلسلہ کو چھوڑ کر اپنے ساتھ جماعت کا ایک حصہ گمراہ کر کے لے جا رہے ہیں۔ وہ خزانہ پر بھی ہاتھ صاف کرتے ہیں۔ اور انہیں جو کچھ ملتا ہے اپنی جیبوں میں ڈال لیتے ہیں۔

۱۔ خزانہ خالی ہے اور اس میں صرف ۱۳ آنے کے پیسے ہیں۔

۲۔ جماعت کی اکثریت ان کے ساتھ ہے۔ اور وہ یہ دعوے کرتے ہیں۔ کہ ننانوے فی صدی جماعت ہمارے ساتھ ہے۔

۳۔ وہ علی الاعلان کہہ رہے ہیں کہ مرکز سلسلہ اب ٹوٹ گیا۔ آئندہ کوئی شخص قادیان کا رخ نہیں کرے گا۔

۴۔ وہ دعوے کرتے ہیں۔ کہ اب اسلام کا قادیان میں نام تک نہیں رہے گا۔ انہی میں سے ایک شخص تعلیم الاسلام ہائی سکول کی طرف اشارہ کرتا ہے اور کہتا ہے ابھی دس سال نہیں گزریں گے۔ کہ یہ جگہ عیسائیوں کے قبضہ میں ہوگی

۵۔ وہ ایک دوسرے سے سرگوشیاں کرتے ہیں اور کہتے ہیں قادیان کی صبح فاطمی نکل گئی۔ اب مرکز میں کوئی آدمی کام کے قابل نہیں رہا۔ زیادہ دن نہیں گزرینگے کہ سب کام بند ہو جائینگے

۶۔ وہ خوشی سے پھولے نہیں سماتے اور خوش ہو کر کہتے ہیں چندہ بند ہو جائے گا۔ اور یہ لوگ بھوکے مر جائیں گے۔

۷۔ کسی وقت ان کے مونہہ سے یہ بھی سنا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی وقت کچھ چندہ آیا بھی تو سب روپیہ خلیفہ لے لیگا۔ کیونکہ دیانت اور امانت کا نشان تک اب نعوذ باللہ قادیان میں نہیں رہا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

471

۸- انہوں نے ایک دُوسرے سے یہ بھی کہا۔ کہ جماعت اب برباد ہوگئی۔ ایک بچہ۔ ناتجربہ کار بچہ۔ خوشامدیوں میں گھرا ہوا بچہ۔ جماعت کا سردار بن بیٹھا ہے۔ اور بعض عقیدت میں (العیاذ باللہ) اندھے ہوکر پیر پرستی کے عمیق غار میں گر گئے ہیں ❊

پھر انہوں نے یہیں تک نہیں کیا۔ وُہ ترجمۃ القرآن۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شبانہ روز محنت اور سعی۔ اور کدوکاوش کا نتیجہ تھا۔ جو جماعت کی ایک امانت تھی۔ وُہ بھی یہ مدعیانِ دیانت لے اُڑے۔ اور اس میں حسب منشا ردوبدل اور تنسیخ و تبدیل کر کے سمجھ لیا۔ کہ اب قادیان میں قرآنِ مجید جاننے والا کوئی باقی نہیں رہا۔ آسمانی معارف کا دروازہ بند ہوگیا۔ اور کسی کو اب اس آسمانی کتاب کا علم نہیں رہا ❊

غرض آج سے تیئیس سال پہلے ایک عجیب حالت تھی۔ جماعت کمزور تھی۔ اور دشمن طاقت ور۔ مگر دُشمن نابینا تھا۔ اُسے یہ نظر نہ آتا تھا۔ کہ اس کا مقابلہ کسی انسان سے نہیں بلکہ خُدا سے ہے۔ وُہ زید کو ڈرا سکتا تھا۔ وُہ بکر کو ڈرا سکتا تھا۔ مگر وُہ اس انسان کو جس میں خدا نے اپنی رُوح نفخ کی۔ اور جسے "قدرت کا نشان" قرار دیا۔ کس طرح ڈرا سکتا تھا۔ نتیجہ وہی ہوا۔ جو ہونا چاہیئے تھا۔ کہ قدرتِ الہٰی کا نشان ظاہر ہونا شروع ہوا۔ اپنے آپ کو ننانوے فیصدی قرار دینے والے ایک فیصدی بن گئے۔ اور ایک فیصدی سمجھے جانے والے ننانوے فیصدی ہوگئے۔ جس خزانہ میں وُہ تیرہ آنے کے پیسے چھوڑ کر گئے تھے۔ اس میں لاکھوں روپے داخل ہوگئے۔ جس مرکز کے متعلق وہ یہ سمجھتے تھے۔ کہ وُہ ٹوٹ گیا۔ اُس نے میلوں میل تک اپنے دامن کو پھیلا دیا۔ اور دَورِ حاضرہ کی تمام ضروری ایجادات۔ یعنی ریل۔ تار اور ٹیلیفون کا سلسلہ اس میں قائم ہوگیا ❊

پھر وُہی تعلیم الاسلام ہائی سکول جس میں وُہ کہتے تھے۔ عیسائی لڑکے پڑھیں گے۔ احمدیت کے فرزندوں سے بھر گیا۔ اور ایسے نوجوان اس نے پیدا کئے۔ جنہوں نے مرکزِ تثلیث میں جاکر عیسائیت کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھیر دیں۔ پھر وُہ جنہیں اس بات پر ناز تھا۔ کہ وہی مرکزِ سلسلہ کا کام چلا رہے ہیں۔ ان کے نکلنے کے ساتھ ہی خدا نے بیسیوں کارکن جو نہایت روشن خیال اور مخلص ہیں اپنے سلسلہ کو عنایت کئے۔ اور پہلے کارکنوں سے کئی گنے زیادہ کام کرنے والے خدام مل گئے۔ چندہ بھی آنے لگ گیا۔ اور اس سے بہت زیادہ آیا۔ جتنا ان لوگوں کو ملتا ہے۔ جو غیر احمدیوں کی خوشنودی کے لئے ان کی چوکھٹوں پر اپنے ناک رگڑتے ہیں۔

پھر انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ کہ وہی بچہ جسے وُہ ناتجربہ کار کہتے تھے۔ جسے خوشامدیوں میں گھرا ہُوا کہتے تھے۔ جسے علم سے کورا قرار دیتے تھے۔ ظاہری اور باطنی علوم سے پُر ہوگیا۔ اور اس نے دینی اور دنیوی علوم میں ایسا سکہ جمایا۔ کہ ایک طرف جہاں ماہر روحانیات کہلایا۔ وہاں دوسری طرف ماہر سیاسیات بھی کہلانے لگ گیا۔ اس کا قول جہاں مذہبی میدان میں فیصلہ کن ہے۔ وہاں سیاسی میدان میں بھی اس کی رائے دوٹوک اور صائب ہے۔ اور بڑے بڑے سیاسی لیڈر اس کی حیرت انگیز ذہانت اور بیدار مغزی پر انگشت بدنداں ہیں ❊

پھر انہیں ناز تھا۔ کہ وُہ ترجمۃ القرآن اپنے ساتھ لے گئے۔ اور جماعت کو علمِ قرآن سے محروم کر گئے۔ مگر خدا نے ہمارے پاک خلیفہ پر آسمان سے برکات و انوار نازل کئے۔ اور اسے وُہ علم قرآن دیا۔ کہ اس نے انہی لوگوں کو جو ترجمۃ القرآن کے سارق ہیں۔ کھلا چیلنج دیا۔ اور کہا۔ کہ آؤ۔ میرے مقابلہ میں تفسیر قرآن لکھ لو۔ مگر ان کے مونہہ پر مہر سکوت لگ گئی۔ اور وُہ علم قرآن میں بھی مقابلہ نہ کرسکے ❊

غرض خدا تعالےٰ کی قدرت کا یہ کیا زندہ نشان ہے۔ کہ اس نے ایک تنکے سے شہتیر کا کام لیا۔ اس نے اس تلوار سے جو کند سمجھی جاتی تھی۔ بڑے بڑے صنادید کا مقابلہ کر کے انہیں ذلت کے ساتھ اپنے حملوں میں ناکام کیا۔ اور وُہی پتھر جسے معماروں نے رد کر دیا تھا۔ اس کے فضل سے کونے کا پتھر ثابت ہُوا۔ اور پھر جو بھی اس پر گرا۔ وُہ چکنا چور ہوگیا۔ اور جس پر وُہ گرا۔ اسے بھی اس نے پیس ڈالا۔

فضل کا نشان

پھر ہمارے خدا نے ہمارے آقا کو "فضل کا نشان" قرار دیا تھا۔ اور یہ علامت بھی بکمال صفائی پُوری ہُوئی۔ اور ان فضلوں کو ہم نے بچشمِ خود دیکھا۔ جو اس پاک وجود پر آسمان سے نازل ہُوئے اور ان فضلوں کا بھی ہم نے مشاہدہ کیا۔ جو اس انسان کے طفیل جماعتِ احمدیہ پر نازل ہوئے لوگ کہتے ہیں۔ خلیفۂ وقت نے موٹریں رکھ لیں۔ اس نے کئی کئی لاکھ کی جائدادیں خرید لیں اُس نے چار چار بیویوں سے شادی کرلی۔ اس نے عمدہ سے عمدہ کوٹھیاں بنا لیں۔ اس نے اپنے پہرہ کے لئے کوریں بنا لیں۔ لوگ اس پر پروانوں کی طرح گرتے۔ اس کے ہاتھ چومتے اس سے دُعائیں کراتے۔ اور اس کے حضور نذرانے پیش کرتے ہیں مگر بخدا یہ اعتراض نہیں۔ بلکہ الہام الہٰی کی صداقت کا ثبوت ہیں۔ کیونکہ ہمارا آقا بارگاہِ الہٰی سے فضل کی چادر اوڑھے آیا ہے۔ اُس کی موٹریں اسی فضل کا نشان ہیں۔ جو اس پر ہُوا۔ اس کی جائدادیں اس فضل کا نشان ہیں جو اس پر آسمان سے نازل ہُوا۔ اس کی خیراتیں حسان بیویاں، عمدہ سے عمدہ کوٹھیاں، نیشنل لیگ کورز کے پہرے۔ لوگوں کا ہاتھ چومنا۔ آپ سے دُعائیں کرانا۔ اور آپ پر پروانوں کی طرح گرنا یہ سب فضل کے کرشمے ہیں۔ اور یہ خدا کی دین ہے۔ وُہ جسے چاہے دے۔ لوگ جلتے ہیں۔ تو جلیں۔ ہم تو یہی کہیں گے۔ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ❊

پھر جماعت پر خدا تعالےٰ نے اس پاک وجود کے طفیل جو فضل نازل فرمائے۔ وُہ بھی بے حساب ہیں۔ کیا یہ فضل نہیں۔ کہ خدا نے ہمیں ایک ایسا بیدار مغز اور کامل خلیفہ عطا فرمایا ہے۔ کہ آج دُنیا کے چپہ چپہ پر تلاش کرنے کے باوجود اس کی مثال ملنا مشکل ہے کوئی مسئلہ نہیں۔ جو اس کی زبان اور قلم سے حل نہ ہوچکا ہو۔ کوئی مشکل نہیں۔ جو اس کی صائب رائے سے دُور نہ ہوسکتی ہو۔ آج مسلمان حیران و پریشان ہیں۔ وُہ ان بھیڑوں کی طرح آوارہ پھر رہے ہیں۔ جن کا کوئی گلہ بان نہ ہو۔ اگر کسی کو اپنا لیڈر بناتے بھی ہیں۔ تو وُہ انہیں لوٹ کر کھا جاتا۔ اور انہیں مصیبت کے کسی گڑھے میں ایسا گراتا ہے کہ وُہ پہلے سے بھی زیادہ ذلیل ہو جاتے ہیں۔ مگر ہمیں خدا نے اپنے فضل سے وُہ فضلِ عمر دیا جس پر اپنے تو الگ رہے۔ غیر بھی رشک کر رہے ہیں۔ اور وُہ جماعت کی یہ انتہائی خوش بختی سمجھتے ہیں کہ اُسے ایسے بیدار مغز اور روحانی کمالات رکھنے والے انسان کی قیادت حاصل ہُوئی ❊

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر کونسا مذہبی مسئلہ ہے۔ جو اس دور خلافت میں حل نہیں ہوا بثبوت حضرت مسیح موعودؑ کے عقیدہ پر جماعت کو جو ثبات حاصل ہے۔ اور جو اللہ تعالےٰ کے فضلوں میں سے ایک بہت بڑا فضل ہے۔ وہ اسی پاک انسان کی قوتِ روحانیت کا اثر ہے۔ تمدن کے متعلق اسلامی تعلیم یعنے ترکِ سود زکوٰۃ اور وراثت کا قیام یہ سہ پہلو عمارت کوئی ثابت نہیں کر سکتا۔ کہ پچھلی صدیوں میں سے آپ کے سوا کسی نے تیار کی ہو۔ اسلامی لیگ آف نیشنز کے اصول اور اسلامی حکومت کا طریق آپ نے ہی دنیا کو بتایا۔ یوم التبلیغ اور سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جلسوں کی تحریک۔ آپ نے ہی شروع کی۔ نماز با جماعت کا التزام قرآن کریم کی تفسیر اور درس شائع کرنیکا اہتمام۔ تہجد پر زور۔ دعاؤں کی تاکید۔ فرضی اور نفلی روزوں کی تلقین انصار اللہ کا قیام یہ سب آپ کے دامن سے وابستگی کی ہی برکات ہیں جو جماعت پر نازل ہوئیں۔ پھر ہر فتنہ جو طوفان کی طرح اٹھتا ہے۔ اس کی موجوں سے پناہ لینے کے لئے جماعت کو اگر کوئی جائے پناہ نظر آتی ہے۔ تو وہ آپ کا وجود ہے۔ غرض آپ صحیح معنوں میں فضل ہیں اگر آپ کا وجود ایک طرف کر لیا جائے تو دنیائے اسلام بالکل سونی معلوم ہوتی ہے۔ آپ ہی ہیں۔ جو احمدیت کی موجودہ زمانہ میں روح فائق ہیں۔ اور آپ ہی کی اقتداء میں تمام الٰہی فضلوں کا نزول ہے۔ مبارک وہ جنہوں نے اس نکتہ کو سمجھا اور وہ آپ کے آستانہ پر ایسے گرے کہ پھر یہیں کے ہوئے

خادم مسجد کی ضرورت

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کو ایک ہوشیار اور مخلص خادم مسجد کی ضرورت ہے۔ اوسطاً دو روپیہ ماہوار کا آٹا اور تنخواہ کا ۔۔۔ کر لینا سے ۵ یا ۶ روپے ہوگی۔ خاکسار غلام نبی اقامۃ مقام

جناب مولوی محمد علی صاحب کو ہرگز کسی احمدی نے قتل کی دھمکی نہیں دی

مولوی صاحب کا بلاوجہ اضطراب اور بے بنیاد الزامات

(۲)

غیر مبایعین کی طرف سے اپنے اندرونہ کا اظہار

جناب مولوی محمد علی صاحب نے ایک خاص مقصد کے پیش نظر "سرخ خط" شائع کیا۔ پھر کیا تھا تمام غیر مبایعین نے ادھر ادھر سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق اپنے پرانے اندرونہ کا اظہار شروع کر دیا۔ چونکہ وہ خط ایک جعلی خط تھا جیسا کہ اس کی اندرونی شہادت سے بھی ہم ثابت کر چکے ہیں، اس لئے اس کے سلسلہ میں جو پروپیگنڈا شروع ہوا۔ اس کی بنیاد بھی محض جھوٹ اور غلط بیانی پر رکھی گئی۔ چنانچہ غیر مبایعین لاہور کا سب سے پہلا ریزولیوشن جو دیگر غیر مبایعین کے لئے مثل اصل کی حیثیت رکھتا ہے اسی بنیاد پر قائم ہے۔ لاہور کے غیر مبایعین کی "مقامی جماعت بالاتفاق رائے کہتی ہے۔ کہ۔

"اس خط کی محرک وہی تقاریر ہیں جو الفضل ۸ راگست میں درج ہوئی ہیں"

اب اگر آپ یہ جاننا چاہیں کہ الفضل ۸ راگست میں مندرجہ تقاریر کیونکر اس خط کی محرک ہوئی ہیں۔ تو "مقامی جماعت بالاتفاق رائے" کہتی ہے کہ:۔

۸ راگست کے الفضل میں خلیفہ قادیان اور ان کے حواریوں کی اشتعال انگیز تقریروں کا ذکر ہے۔ **جس میں جماعت احمدیہ لاہور کے بزرگوں کے لئے کعب بن اشرف کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں"**

ہم بابانگ دہل کہتے ہیں۔ کہ یہ بیان محض خلاف واقع اور سراسر غلط ہے۔ اور اس ساری غلط بیانی کا باعث وہ غلو ہے۔ جو اس وقت "مصلحتاً" غیر مبایعین کی طرف سے جناب مولوی محمد علی صاحب کی شان میں کیا جا رہا ہے ایڈیٹر صاحب پیغام صلح لکھتے ہیں۔

"تمام افراد قوم کو اس (مولوی محمد علی صاحب) سے سچی محبت اور عقیدت ہے۔ ایسی محبت اور عقیدت جس کا ادنےٰ تصور بھی قادیانی پیر پرستوں کی تاریک خیالی نہیں کر سکتی"۔

(۳۰ راگست)

گویا غیر مبایعین کی نظر میں جناب مولوی محمد علی صاحب کا مقام اس قدر اعلےٰ اور ارفع ہے۔ کہ ہم "پیر پرستوں کی تاریک خیالی" اس کا ادنےٰ تصور بھی نہیں کر سکتی۔ قارئین غور فرمالیں کہ وہ کیسی محبت اور کیسی عقیدت ہے؟ خلفاء سے عقیدت کا حال ہمیں معلوم ہے۔ اور اسی "جرم" کی پاداش میں ہم اہل پیغام کی نظر میں پیر پرست اور تاریک خیال ہیں۔ انبیاء کی عقیدت کا ہمیں تصور ہے۔ اور اسی "گناہ" کے باعث ہمیں لاہوری فریق کی طرف سے غالی اور شبیہ نصاریٰ کہا جاتا ہے۔ انسانوں سے عقیدت ومحبت کا اب وہ کونسا مقام باقی ہے۔ جس کا ادنےٰ تصور بھی ہم نہیں کر سکتے۔؟ گمان ہوتا ہے کہ کہیں ایڈیٹر صاحب پیغام صلح در پردہ جناب مولوی محمد علی صاحب کو مقام الوہیت پر نہ مانتے ہوں۔ لیکن ہم انکی گالیوں کی بوچھاڑ کے ڈر سے اس بارہ میں دریافت کرنے کی جرأت نہیں رکھتے۔

بہرحال ہمارا یہ دعوےٰ ہے۔ کہ "مقامی جماعت غیر مبایعین" کا ریزولیوشن اندھی تقلید پر مرتکز ہے انہوں نے جناب مولوی صاحب کی طرف سے یہ اعلان پڑھا کہ ایسا خط آیا ہے۔ جھٹ اس خط کا محرک بنا لیا۔ ورنہ نہ انہوں نے خط پڑھا۔ اور نہ "الفضل" ۸ راگست میں مندرجہ تقاریر کو دیکھا۔ میرے نزدیک یہ ریزولیوشن غلط بیانی اور اندھی تقلید کی بدترین مثال ہے۔

سراسر افتراء

غیر مبایعین کی مقامی جماعت یا بقول ان کے "پاک ممبر" کہتے ہیں۔ کہ اس سرخ خط کا محرک "وہی تقاریر ہیں۔ جو "الفضل" ۸ راگست میں درج ہوئی"۔ پھر کہتے ہیں۔ کہ وہ تقاریر جو "خلیفہ قادیان اور ان کے حواریوں نے کیں۔ ان کا ذکر "الفضل" ۸ راگست میں ہے۔

"جس میں جماعت احمدیہ لاہور کے بزرگوں کے لئے کعب بن اشرف کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں"۔ یہ بیان سراسر افتراء ہے۔ اور ایسا افتراء کہ جس کے ثبوت کے لئے ہمیں کسی دقت کا سامنا نہیں۔ ۸ راگست کا "الفضل" شائع شدہ ہے اس میں تین احمدی مقررین کی تقاریر کا ذکر موجود ہے مگر اس ذکر میں کہیں بھی "جماعت احمدیہ لاہور کے بزرگوں کے لئے کعب بن اشرف کے الفاظ" استعمال نہیں کئے گئے۔ نہ مولوی محمد علی صاحب کو کعب بن اشرف کہا گیا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو کعب بن اشرف کہا گیا ہے۔ نہ ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب کو کعب بن اشرف کہا گیا ہے۔ بلکہ "دور حاضرہ" کے ان تین بزرگوں" کے علاوہ الفضل ۸ راگست کی مندرجہ تقاریر میں کسی غیر مبائع یا جماعت احمدیہ لاہور کے کسی ممبر کو بھی کعب بن اشرف نہیں کہا گیا۔ افسوس کہ غیر مبائعین کی مقامی جماعت نے باتفاق رائے اتنا بڑا جھوٹ بولا ہے۔ جس کی مثال مذہبی جماعتوں کے کیرکٹر میں تلاش کرنا سعیٔ لاحاصل ہے۔ ہم تمام چھوٹے بڑے غیر مبایعین کو چیلنج کرتے ہیں۔ کہ وہ الفضل ۸ راگست میں مندرجہ تقاریر میں سے دکھائیں کہ ان کے بزرگوں کے لئے کعب بن اشرف کے الفاظ کہاں استعمال کئے گئے ہیں؟ مگر وہ یاد رکھیں کہ الفضل ۸ راگست میں مندرجہ تقاریر میں سے اپنے بزرگوں کے لئے کعب بن اشرف کے الفاظ کا استعمال وہ نہیں دکھا سکتے۔ اور ہرگز نہیں دکھا سکتے۔

پس "مقامی جماعت" کے سب سے پہلے ریزولیوشن کی بنیاد ہی جھوٹ اور افترا پر ہے۔ بیرونی غیر مبایعین تو اظہار غیظ و غضب میں قدرے معذور بھی قرار دئے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ ے

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

افسوس صد افسوس کہ اول تو لاہوری فریق کے مرکزی ممبروں نے صریح بہتان اور غلط بیانی سے کام لیا۔ کہ الفضل ۸ راگست میں مندرجہ تقریروں میں ان کے بزرگوں کو کعب بن اشرف کہا گیا ہے۔ اور پھر اس صریح غلط بیانی کو مزعومہ سرخ خط کا محرک قرار دیکر مزید ظلم کیا۔ کیوں نہ ہوا۔ کہ کوئی خوف خدا رکھنے والا غیر مبائع الفضل ۸ راگست کو پڑھتا۔ اور اس پر نظر غائر ڈالتا۔ اور پھر ریزولیوشن کے الفاظ وضع کرتا۔ اول تو ایسے وجود غیر مبایعین میں عنقاء کا حکم رکھتے ہیں۔ اور دوسرے نقار خانے میں طوطی کی کون سنتا ہے۔ ہر طرف سے یہی شور ہو گا کہ چونکہ ڈلہوزی سے جناب مولوی صاحب نے لکھ دیا ہے۔ کہ ایسا سرخ خط موصول ہوا ہے۔ اور انہوں نے یہ خط "قادیانیوں" کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ اس لئے اب اس کا محرک تلاش کرنا ہمارا فرض ہے۔

الفضل ۸ راگست کسی خاص وجہ سے ان کے زیر نظر تھا۔ اس لئے فوراً اس میں مندرجہ تقاریر کی طرف یہ جھوٹ منسوب کر دیا۔ کہ ان میں ہمارے بزرگوں کو کعب بن اشرف کہا گیا ہے

میں اس جگہ لاہوری فریق کے احباب سے خدا کے نام پر درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ الفضل ۸ راگست میں درج شدہ تقاریر کو اب پڑھ کر دیکھیں کہ کیا کہیں ان میں آپ کے بزرگوں کے لئے کعب بن اشرف کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں؟ اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو پھر آپ ہی فرمائیں۔ کہ اس حرکت کا کیا نام ہے؟ کیا میں امید رکھ سکتا ہوں۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب الفضل ۸ راگست میں مندرجہ تقاریر میں سے کسی جگہ سے اپنے لئے کعب بن اشرف کا لفظ دکھا سکتے ہیں؟ اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو کیا وہ اپنی "مقامی جماعت" کے دروغگو ہونے کا اعلان کر دینگے؟ نیز کیا وہ اجازت فرمائیں گے کہ میں خود ان کے اپنے الفاظ میں ہی ذرا سی ترمیم کے ساتھ لکھ دوں کہ:-

"مولوی محمد علی صاحب کے عقیدتمند مطمئن رہیں۔ کہ اول تو یہ فرضی دھمکی وقوع میں آ سکتی ہی نہیں۔ کیونکہ یہ کسی عقیدت کیش نے اچھا ڈھنگ سوچا ہے۔ اس کی غرض پوری ہو گئی۔ اور پولیس تحقیقات میں لگ گئی ہو گی اگر آ بھی گئی تو نہ کوئی قاتل ہو گا نہ مقتول نہ آلۂ قتل ہو گا۔ صرف اخباروں میں پراپیگنڈا ہو گا"!

(پیغام ۱۳ ر ستمبر)

سرخ خط کیوں بنایا گیا

اب میں یہ بتاتا ہوں۔ کہ یہ سرخ خط کیوں بنایا گیا۔ اور ۸ راگست کے الفضل کو کیوں انتخاب کیا گیا۔ بات دراصل یہ ہے کہ موجودہ فتنہ کے آغاز سے ہی اہل پیغام کی روش نہایت ہی معاندانہ رہی ہے۔ کسی نادان نے ان کو اس وہم میں مبتلا کر دیا ہے کہ شیخ مصری صاحب جن ہتھیاروں سے مسلح ہو کر میدان میں آئے ہیں ان کے ذریعہ سے اس مسجد کو مسمار کیا جا سکتا ہے۔ جس کی دیوار پر خداوند تعالے نے اپنے مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو **محمود** کا نام لکھا ہوا دکھایا تھا۔ اور اب اگر غیر مبایعین پوری طرح دائیں بائیں سے کوشش کریں۔ تو وہ "قادیانیوں" پر فتح پا سکتے ہیں۔ اس وہم کی وجہ سے غیر مبایعین موجودہ فتنہ کو اپنے لئے نعمت غیر مترقبہ سمجھ رہے ہیں اور خوشی سے اچھل رہے ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں:-

"یقیناً ہمیں یہ خوشی ہے۔ کہ قادیانی جماعت میں **حق پرست اصحاب** پیدا ہونے لگے ہیں.... بغیر یہ دریافت کرنے کے کہ ان کے نبوت اور کفر واسلام کے بارے میں کیا عقائد ہیں۔ اور یہ دریافت کرنے کا موقعہ بھی ابھی نہیں۔ (کیونکہ یہ موقعہ تو اس وقت تھا۔ جب سیدنا نورالدین رضی اللہ عنہ کی نعش سامنے تھی۔ اور جماعت میں تفرقہ اندازی مقصد تھا۔ ناقل) ہم انہیں اپنے سے زیادہ قریب سمجھتے ہیں.... جو اصحاب اس جھوٹی خلافت کے بت کو توڑنے کے لئے اٹھے ہیں۔ (جبکہ غیر مبایعین ۲۳ سال تک اس چٹان سے ٹکراتے ٹکراتے عاجز آ چکے ہیں۔ ناقل) اور جو جماعت کے سامنے تحقیقات کا رستہ کھولنا چاہتے ہیں۔ وہ یقیناً سلسلہ کی خدمت کر رہے ہیں اور ہماری ہمدردی کے مستحق ہیں"

(پیغام صلح ۱۸ اگست ۱۹۳۷ء)

یہ اقتباس اس امر کے ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔ کہ نبوت اور کفر و اسلام کے مسائل کا مولوی محمد علی صاحب کو سوال نہیں۔ بلکہ ان کا اصل مشن سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ کی نعوذ باللہ "جھوٹی خلافت کے بت" کو توڑنا ہے۔ اسی ناپاک مقصد کے حصول کیلئے مولوی محمد علی صاحب نے مختلف رنگ اختیار کئے اور اب انہوں نے شیخ صاحب مصری کے فتنہ کو سوزش نہانی کے بجھانے کا ذریعہ سمجھ کر اس کی اندھا دھند تائید کی اور کچھ عرصہ سے اخبار "پیغام صلح" میں جماعت احمدیہ کے خلاف حد سے زیادہ بدزبانی شروع کر دی گئی ہے۔ اور کوئی تعجب نہیں۔ کہ یہ درست ہو۔ کہ منشی انعام الحق صاحب سابق تھانیدار پریم چند صاحب کو محض اسی لئے ایڈیٹری پر دوبارہ مقرر کر دیا گیا ہے۔ بہرحال ان دنوں پیغام صلح کی زہر چکانی دوست و دشمن کو مسلم ہے۔ اس کی زہر چکانی سے تنگ آ کر بعض احمدی جماعتوں نے پروٹسٹ کیا۔ جو اخبار میں شائع ہوا۔ آخر جب پانی سر سے گذر گیا۔ تو جماعت احمدیہ قادیان کے ہزارہا افراد نے جلسہ کر کے گورنمنٹ کو اس طرف توجہ دلائی اور بالاتفاق حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔ کہ:-

"جماعت احمدیہ قادیان کا یہ عظیم الشان جلسہ غیر مبایعین کے اخبار "پیغام صلح" کے ناپاک اتہامات اور بدترین اشتعال انگیزی کے خلاف زبردست احتجاج کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ کو توجہ دلاتا ہے۔ کہ وہ اس کے منافرت انگیز مضامین اور انگیخت قتل پر فوراً گرفت کرے۔ ورنہ نتائج کی ساری ذمہ داری حکومت پر ہو گی"

(الفضل ۸ راگست)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغام صلح کی انتہا درجہ کی اشتعال انگیزی

یہ احتجاج نہایت واضح اور کھلے حقائق پر مبنی ہے - پیغام صلح مورخہ ۳ ر اگست کے لیڈنگ آرٹیکل میں صاف طور پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ وحرسہ کے قتل کی انگیخت ہے - اور بدترین اشتعال انگیزی تو ان دنوں "پیغام صلح" کا شیوہ ہے - ۲۶ جولائی کا مقالہ افتتاحیہ "ائمۃ تلبیس" تو اس قدر گندہ ہے کہ زمیندار نے بھی اسے گالیوں سے تعبیر کیا ہے - اس مقالہ کے کلمات درج کرنے سے قلم رکتا اور دل سخت درد محسوس کرتا ہے مگر بمجبوری صرف یہ بتانے کے لئے کہ غیر مبایعین کی اشتعال انگیزی ناقابل برداشت ہے - میں صرف ایک اقتباس پیش کرتا ہوں - ہمارے پیارے اور مقدس امام اور لاکھوں انسانوں کے جان و مال سے عزیز رہنما کے متعلق دنیا بھر کے گندے الفاظ استعمال کرنے کے بعد "پیغام صلح" لکھتا ہے۔

"عام انسان زنا کرے تو اسے درّے - اور خلیفہ سرکاری سانڈ کی طرح آزاد پھرے - اگر عام انسان شراب پیئے تو اسے سزا - اور خلیفہ کے منہ لگتے ہی وہ دودھ بن جاتی ہے - وہ اسلام جسے میاں صاحب پھیلا رہے ہیں" ص ۳ کالم ۳

اُف! لاکھوں انسانوں کے مقدس پیشوا پر ایسے ناپاک اور جھوٹے اتہامات لگائے جاتے ہیں - لاکھوں انسانوں کے جذبات کو مجروح کیا جاتا ہے - مگر حکومت ٹس سے مس نہیں ہوتی ان گندے اور ناقابل برداشت الفاظ نے جماعت احمدیہ کے دلوں کو چھلنی کر دیا اور ایسے ہی ناپاک کلمات کے خلاف وہ احتجاجی ریزولیوشن پاس ہوا تھا - جو ۸ ر اگست کے الفضل میں شائع ہوا اور جو "سرخ خط" کے وضع کرنے کا محرک ہوا ہے - نہ معلوم ہماری آواز کیوں بہرے کانوں پر پڑی - اور کیوں حکومت پنجاب نے اس قسم کے دل آزار لٹریچر کو ضبط کر کے ایسے گندے اخبار کے خلاف عملی کارروائی نہیں کی - حکومت کی مصلحتیں حکومت جانے مگر یہ ایک حقیقت ہے - کہ جماعت احمدیہ پر ظلم کی انتہا ہو گئی ہے - ہم قانون کا پورا احترام کرتے ہوئے اس ظلم کے خلاف پر زور صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں - ہاں ان بودے طریقوں میں سے جن کے ذریعہ اہل پیغام حکومت کو ہمارے احتجاج پر کان دھرنے سے باز رکھنا چاہتے ہیں ایک طریقہ ایبٹ آباد کے سرخ خط کا افسانہ بھی ہے - اگر انسان ذرا بھی تدبر سے کام لے تو وہ مولوی محمد علی صاحب کے اس "سرخ خط" کی حقیقت کو فوراً سمجھ سکتا ہے - اور اس خط کا ۸ ر اگست کے الفضل سے تعلق بھی بخوبی معلوم ہو سکتا ہے - غیر مبایعین کے اس خط کی آڑ میں اس منظم شور و شر کے مدعا سے حکومت غافل نہیں ہو سکتی - دنیا منتظر ہے کہ کیا حکومت پنجاب اپنی فرض شناسی کا ثبوت دیتی ہے یا غیر مبایعین کی اس چال کا شکار ہو جاتی ہے؟

مولوی محمد علی صاحب کا اخلاقی معیار

یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ غیر مبایعین کا "سرخ خط" اس ریزولیوشن کا جواب ہے جو الفضل ۸ ر اگست ۱۹۳۷ء میں شائع ہوا - اور موجودہ شور و شر اور مولوی محمد علی صاحب سے جھوٹی محبت کے دعوے محض اپنی دریدہ دہنی کو چھپانے کے لئے ہیں - بے شک ہمارا یہ "قصور" ہے - کہ ہم نے حکومت کو "پیغام صلح" کی بدزبانی کی طرف توجہ دلائی - مگر ہمیں بتایا جائے - کہ "پیغام صلح" کے ناپاک کلمات کے ازالہ کے لئے ہمارے پاس اور کونسی تدبیر ہے؟ ایک دوست نے مولوی محمد علی صاحب کو توجہ دلانے کا ذکر کیا ہے - مگر افسوس کہ مولوی صاحب موصوف سے ایسی امید رکھنا باطل امید ہے - ان کا تو اپنا اخلاقی معیار یہ ہے کہ وہ "قادیانی دجل" ایسے ناپاک اور گندہ ترین لفظ کی حوصلہ افزائی فرما چکے ہیں - اور ابھی "قتل کی دھمکی" والے مضمون میں لکھتے ہیں -

"باقی رہا یہ کہ کسی نے میاں صاحب کو **یزید سے مشابہت دیدی تو یہ کوئی گالی نہیں** - یزید بھی تو اولوالامر میں سے تھا" (۲۶ اگست)

کیا ایسے انسان سے "پیغام صلح" کی بدزبانی کا شکوہ کوئی معنے رکھتا ہے - ہمارا یہ حال ہے کہ ابھی چند روز ہوئے - ایک دوست نے جواباً اس لفظ کا استعمال کیا مگر اسے بھی سخت ناپسند کیا گیا - لیکن مولوی محمد علی صاحب کے معیار کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لخت جگر اللہ تعالیٰ کی پیشگوئیوں کے مطابق پیدا ہونے والے **محمود** کو یزید کہنا گالی نہیں - ع

تفو بر تو اے چرخ گرداں تفو

جماعت احمدیہ کو بدنام کرنیکی قابل نفرین سکیم

ان حالات میں ہم مجبور تھے - کہ حکومت سے "پیغام صلح" کی بدزبانی کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ کرتے - اس مطالبہ کو کمزور بنانے کے لئے کسی ہوشیار غیر مبایع نے ریزولیوشن پڑھتے ہی یہ "سرخ خط" (اگر اس کا وجود ہے) مولوی صاحب کے نام "سپرد ڈاک" کر دیا - مولوی صاحب نے اس "خط" سے اندرونی طور پر فائدہ اٹھانا چاہا - مگر معلوم ہوتا ہے - کہ بعد ازاں مشورہ سے یہی قرار پایا - کہ اس کو شائع کر کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو بدنام کرنے کی پوری کوشش کی جائے - چنانچہ اس مجوزہ سکیم کے ماتحت عمل ہو رہا ہے - مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں -

"اس سے پہلے بھی کئی اس قسم کے خطوط بالخصوص ہندو مسلم فسادات کے سلسلے میں آتے رہے ہیں - جن کا علم صرف خاص خاص احباب کو ہے" (۲۳ ستمبر)

شکر ہے کہ اس وقت "پیغام صلح" کی بدزبانی کے خلاف احتجاج کا ازالہ آپ کے مد نظر نہ تھا - ورنہ معلوم اس وقت کیا طوفان بے تمیزی برپا کیا جاتا - اگر یہ بیان درست ہے تو ہمارے دعویٰ کا ایک اور ثبوت مل گیا - مولوی صاحب کو قتل کی دھمکی پر مشتمل خطوط ہندو مسلم فسادات کے سلسلے میں بھی آتے رہے ہیں ان کا علم "صرف خاص خاص احباب" کو دیا گیا - مگر زیر بحث خط کے متعلق یہ طریق اختیار نہ کیا گیا - غور کیا جائے اس اختلاف عمل کا باعث کیا ہے؟ ان خطوط میں سے کسی خط کو نہ ہندو قوم کی طرف سے دھمکی قرار دیا گیا - اور نہ مسلمانوں کی طرف سے قتل کا پیغام بتلایا گیا - اور نہ ہی ان خطوط کا ذمہ داران اقوام کے لیڈروں کو گردانا گیا - اور نہ ان کے خلاف ایڈیٹر صاحب پیغام آتش در نعل ہوئے کیا اس کے یہ معنے نہیں - کہ موجودہ خط ایک خاص حکمت اور خاص فائدے کے پیش نظر وضع کیا گیا ہے جب کہ مولوی صاحب کو ایسے خطوط ہندو مسلم فسادات کے دنوں میں بھی ملتے رہے ہیں - اور انہوں نے صرف خاص خاص احباب کو پتہ دیا تھا - تو اب ایک معمولی سے خط پر اس قدر شور برپا کرنے کے کیا معنے ہیں - صاف ظاہر ہے کہ مولوی صاحب اور ان کے ساتھی اس خط کی آڑ میں محض جماعت احمدیہ کو بدنام کرنا چاہتے ہیں - ورنہ اس خط کی حقیقت ان کے اپنے بیان سے بھی واضح ہے

خاکسار:- ابوالعطا جالندھری قادیان

اعلان نکاح

۱۴ ستمبر مولانا عبدالرحیم صاحب نیر نے برادرم شیخ محبوب الٰہی صاحب کا نکاح آمنہ بیگم بنت خواجہ عبدالعزیز صاحب ڈار کے ساتھ پانصد روپیہ مہر پر ناسنور میں پڑھا - احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب ہو۔ خاکسار:- عبدالغفار ڈار از ناسنور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

473

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ بیرون ہند

پولینڈ میں تبلیغ اسلام

وارسا کے ایک مشہور اخبار میں احمدیت کا ذکر

(از سیکرٹری مشن ہائے بیرون ہند)

اللہ تعالے کے فضل سے مجاہد پولینڈ ملک کے دارالخلافہ وارسا میں پہنچ کر مصروف تبلیغ ہیں۔ چنانچہ یونیورسٹی کے پروفیسر احمد امین خربی بیعت کرکے داخل سلسلہ ہو چکے ہیں۔ اور کئی معززین کو پیغام مسیح موعود پہنچا چکے ہیں۔ پولینڈ کے سب سے پرانے اور بارسوخ اخبار CZAS کے مالک و منیجر Count A. ROMER کو خاص طور پر تبلیغ کی گئی۔ جس کی بنا پر کونٹ موصوف نے اپنے قلم سے ایک مقالہ لکھکر مجاہد پولینڈ سے ملاقات اور احمدیت کا خاص طور پر ذکر کیا۔

اخبار مذکور کے سنڈے ایڈیشن مورخہ ۹ رجولائی ۱۹۳۷ء کے مضمون کا ترجمہ حسب ذیل ہے:-

کل ہمارے دفتر میں ایک غیر ملکی مہمان تشریف لائے۔ یہ چوہدری حاجی احمد خاں ایاز ہیں۔ جو بوڈاپسٹ میں کچھ عرصہ قیام کرنے کے بعد اسلام کی جماعت احمدیہ کی طرف سے جس کا ہیڈ کوارٹر قادیان ہندوستان ہے بطور مبلغ پولینڈ بھیجے گئے ہیں۔ (آپ ہنگری زبان بھی شستگی سے بولتے ہیں)

ہمیں اپنے اس مہمان کے ذریعہ معلوم ہوا۔ کہ جماعت احمدیہ کے بانی حضرت احمد علیہ السلام ہیں۔ جو ۱۹۰۸ء میں مرفوع الی اللہ ہوئے۔ حضرت احمدؑ مسیح موعود اور مہدی ہیں اور وہ وہی موعود نبی ہیں۔ جن کی تمام اقوام عالم کو انتظار تھی۔ حضرت احمد نے دعوےٰ فرمایا کہ آپ پہلے تمام نبیوں کے بروز اور آسمانی طاقتوں کے حامل ہو کر اس دنیا میں آئے ہیں تا خدا تعالےٰ کی ابدی اور اعلےٰ تعلیم جو قرآن کریم میں لکھی ہوئی ہے۔ اس کو زندہ کریں۔ اور اس کے صحیح مطالب لوگوں کو سمجھائیں۔

اس جماعت کا مقصد صرف یہی نہیں۔ کہ تمام دنیا کے مسلمانوں کو ایک ہاتھ پر جمع کرکے حقیقی اسلام کی روح ان میں پیدا کریں۔ بلکہ دہریوں کو ایمان کی روشنی سے منور کرنے کے علاوہ عیسائیوں کو خاص طور پر اسلام میں داخل کرنا اس کا نصب العین ہے کیونکہ عیسائی اقوام اسی ایک خدا پر ایمان رکھنے اور اسلام ہی کے ایک گذشتہ نبی یعنی مسیح کی پیروی کے باوجود مسلمانوں سے الگ تھلگ چلی آتی ہیں۔

آج کل جماعت احمدیہ اسلامیہ کی عنان حضرت احمد (علیہ السلام) کے جانشین ثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے ہاتھ میں ہے۔ جو فی زمانہ خلیفۃ الاسلامؑ ہیں۔ (اس سے پہلے خلیفۃ الاسلام کا لقب صرف سلطان ترکی کے لئے تھا۔) اسلام کی بڑی بڑی جماعتیں احمدیہ نظام کے ماتحت دنیا کے تمام ممالک میں قائم ہو چکی ہیں۔ اور امریکہ شمالی و جنوبی انگلینڈ۔ فرانس۔ اٹلی۔ ہنگری پولینڈ جاپان۔ فلسطین۔ افریقہ چین اور جاوا میں جماعت ہائے احمدیہ قائم ہیں۔ ہمارے معزز مہمان کو بھی بوڈاپسٹ میں نومسلموں کی ایک اچھی خاصی جماعت قائم کرنے کا فخر حاصل ہے۔ اور اہل ہنگری اور ملک ہنگری کے وہ بہت مداح ہیں۔

مسٹر ایچ۔ اے ایاز خاں پولینڈ میں بھی خوش ہیں۔ پولینڈ پر وہ خاص طور پر اس لئے خوش ہیں۔ کہ یہاں کی حکومت پولینڈ کے مسلمانوں پر امداد اور حفاظت کا سایہ رکھتی ہے۔ پولینڈ کے مسلمانوں کے ساتھ ہمارے مہمان نے نہایت گہرے تعلقات قائم کرلئے ہیں۔ اور وہ امید رکھتے ہیں کہ پولینڈ کا اسلامی دنیا سے پھر تعلق ہو جائیگا پولینڈ اس وقت اسلامی ممالک کے ساتھ بہت کم تجارت کرتا ہے۔ لیکن اس کی مساعی اور پروپیگنڈا سے عام تجارت میں فروغ ہونے کے علاوہ ہماری metal industry کی برآمد میں بھی زیادہ شاندار نتائج پیدا ہونگے۔

مسٹر ایاز خاں اپنے مذہبی مقاصد کی کامیابی پر بہت پُر امید دل کے ساتھ کہتے ہیں کہ مارشل Marshal پلسودسکی Pilsudski نے جو پولینڈ میں قومی بیداری اور حب الوطنی پیدا کردی ہے۔ وہ اسلام کی اس ملک میں ترقی کے لئے کھاد کا کام دے گی۔

مگر اس کا سب سے دلچسپ ریمارک یہ تھا۔ کہ مذہبی قدامت پسندی اور عیسائیت کی فوق الفہم تعلیم جو عملی زندگی میں مذہب کے اصول توڑنے پر مجبور کرتی ہے۔ جیسا کہ آئے دن کے متعدد طلاق ناموں سے ظاہر ہے۔ یہ سب حالات پولینڈ کو براہِ راست برکت و سلامتی کے حامل مذہب اسلام کی آغوش میں آنے کی طرف دھکیل رہے ہیں اور اسی وجہ سے مسٹر ایچ اے ایاز کی نظروں میں ونڈسر کا شہزادہ بھی اسلامی تعلیم کی اشاعت کرنے والا ہے۔

اس کے بعد ہمارا غیر ملکی مہمان ہم سے رخصت ہوا۔ اور وعدہ کر گیا۔ کہ اپنے ابتدائی تجربات اور کامیابی کے بعد وہ پھر ہماری ملاقات کو آئے گا۔

مستحقین کو قرآن شریف خرید کر دینے کا صدقہ جاریہ

بعض مستحق طلباء نظارت ہذا میں قرآن کریم کے لئے درخواست دیتے رہتے ہیں اس کے لئے کچھ عرصہ سے نظارت نے یہ تحریک جاری کی ہوئی ہے۔ کہ ذی استطاعت اصحاب قرآن شریف یا قرآن شریف کی قیمت نظارت میں بھیجدیا کریں۔ تا مستحق طلبا کو قرآن شریف دئے جاسکیں۔ اب چونکہ سابقہ جمع شدہ قرآن شریف قریب الاختتام ہیں۔ لہذا احباب کی خدمت میں دوبارہ تحریک کی جاتی ہے۔ کہ قرآن شریف یا اس کی قیمت نظارت ہذا میں بھیجدیں تا قرآن شریف مہیا کئے جاسکیں۔ یہ ایک کار ثواب ہے اور صدقہ جاریہ لہذا امید ہے کہ احباب توجہ فرما کر ممنون فرمائینگے۔ قرآن شریف کی ایک جلد کی قیمت کا اندازہ ایک روپے سے لے کر دو روپے تک ہے۔ ناظر تعلیم و تربیت

آداب مساجد کے متعلق ضروری اعلان

بعض دفعہ یہ امر مشاہدہ میں آیا ہے کہ احباب ناواقفی کی وجہ سے مساجد کے آداب کا پورا پورا خیال نہیں رکھتے۔ اس کمی کو پورا کرنے کیلئے نظارت ہذا نے مساجد کے آداب کو یکجائی طور پر طبع کرا دیا ہے۔ تاکہ یہ آداب مساجد میں چسپاں کئے جاسکیں۔ اور احباب کے زیر نظر رہیں۔ کئی احباب نے آداب کو خرید بھی لیا ہے۔ مگر تاحال پوری پوری توجہ اس طرف نہیں کی گئی۔ لہذا جن احباب نے آداب ابھی تک نہیں خریدے وہ جلد منگوا لیں۔ ایک کاپی کی قیمت ایک پیسہ ہے۔ محصول ڈاک اس کے علاوہ ہوگا۔ محصول ڈاک [illegible] فارم کے ٹکٹ لفافہ میں بند کرکے نظارت ہذا میں بھیجدئے جائیں تا فارم ارسال کئے جاسکیں [illegible]

یہ چسپاں شدہ فارم بھی موجود ہیں۔ ان کی قیمت ایک آنہ فی کاپی ہے۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نمبر ۴۸۸۰:- منکہ مرزا مبارک احمد ولد حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز قوم مغل پیشہ زمیندار عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵-۹-۳۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت جائداد بصورت اراضی زرعی واقع موضع راجپورہ تحصیل وضلع گورداسپور بقدر چھ گھماؤں ہے۔ جس کی قیمت کا اندازہ ساڑھے چار سو روپیہ ہے۔ میں اس اراضی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے پندرہ روپیہ ماہوار حضرت والد صاحب کی طرف سے بطور جیب خرچ ملتا ہے۔ اس کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ کو ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ علاوہ ازیں میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات کے وقت اگر میری کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ اسی طرح اگر میری ماہوار آمد میں کوئی اضافہ ہو تو بھی اس کے مطابق اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہوں گا۔

العبد:- مرزا مبارک احمد ۱۵-۹-۳۷

گواہ شد:- مرزا محمود احمد

گواہ شد:- مرزا بشیر احمد بقلم خود

نمبر ۴۸۴۴:- منکہ سکینہ بیگم زوجہ محمد اسمٰعیل صاحب سرساوی قوم سید عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۵ اپریل ۱۹۱۰ء ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳۷-۷-... حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد میرا مہر ہے جو مجھے میرے مہر میں میرے خاوند شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سرساوی نے مرحمت کیا ہے۔ جس کی ۲۳۵/- روپے قیمت ہوگی۔ اس کی وصیت کرتی ہوں اس کے علاوہ میرے پاس نہ کوئی زیور ہے نہ کوئی خاص قسم کا لباس ہے ہاں برتن تانبے کے ہیں۔ ان کا حق مہر اگر میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہو۔ تو اس کی بھی وصیت کرتی ہوں۔ جو میرے مرنے کے بعد اس کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہی ہوگی۔ اور اگر اللہ تعالےٰ نے مجھے اور بھی کوئی زیور یا جائداد یا خاص لباس عطا فرمائے تو ہر قسم جائداد کا ۱/۱۰ حصہ وصیت کرتی ہوں اور صدر انجمن احمدیہ ہی مالک ہوگی۔ میری ماہوار آمدنی کوئی نہیں۔ ہاں اگر میرا خدا کوئی فضل کی راہ آمد کی پیدا کر دے۔ میں سچے دل سے دیانتداری سے ادا کروں گی اور صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں ۱/۱۰ حصہ داخل کر دیا کروں گی۔ میں اور میرا خاوند اس بات کو اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ یہ ہم پر ہمارے خدا نے اپنا احسان فرمایا ہے۔ کہ اس نے اپنے پیارے بندے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے احسان فرمایا ہے۔ کہ ہمیں اس نے اپنی رحیمی کریمی سے اپنی پاک جماعت میں داخل فرمایا ہے۔ پس یہ دیکھی کہ بھی ہمارے اللہ تعالےٰ کی ہی ہے کہ ہمیں یہ نیک توفیق دی کہ ہم اس کا عطیہ اس کی طرف لوٹا رہے ہیں۔ یہ بھی اس کا رحم ہوگا کہ وہ ہماری اس نیکی کو صدق وصفا کا رنگ دیدے اور قبول فرمائے۔ اے ہمارے رب ہم تو تیرے ہی ہیں۔ ہمیں اپنا ہی بنائے رکھیو۔ اگر تو ہی ہماری پناہ نہ بنے تو ہم تو کچھ بھی نہیں ہیں۔ بس ہمیں اور ہماری نسلوں کو ہمیشہ ہمیشہ قبول ہی رکھیو۔ اے ہمارے رب ہماری سن لے اور ہمارے ... آمین ثم آمین۔ بقلم خود۔ محمد اسمٰعیل سرساوی۔

العبد:- سکینہ بیگم موصیہ نشان انگوٹھا

گواہ شد:- شیخ محمد اسمٰعیل سرساوی۔

گواہ شد:- خدا بخش بقلم خود قادیان

گواہ شد:- محمود احمد عرفانی ایڈیٹر الحکم

نمبر ۴۶۷۶:- منکہ محمد حسین ولد چوہدری نور محمد قوم جٹ کاہلوں پیشہ کاشتکاری عمر ۱۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۱ء ساکن چک ۲۳۸ ج-ب غونس پور ڈاکخانہ خاص تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸-۱۱-۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک مربع زمین (۲۵ کیلہ) نہری قیمتی ۷۰۰۰/- روپیہ واقع چک ۲۳۸ جھنگ برانچ غونس پور تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور ایک احاطہ ۱/۲ اکنال بمعہ مکان خام بکیصد روپیہ واقع چک ۲۳۸-ج-ب- کل قیمت جائداد ۷۱۰۰/- اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ چونکہ میرا گذارہ اس جائداد پر ہے اس لئے فی الحال میری وصیت اس جائداد پر ہے۔ اگر اس کے علاوہ مجھے کوئی اور آمد ہوئی تو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میں بصدق دل یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ اگر میری وفات پر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- محمد حسین بقلم خود

گواہ شد:- محمد اعظم سکرٹری مال چک ۲۳۳ دھنی دیو

گواہ شد:- عبد الرحمٰن سکرٹری وصایا وانسپکٹر تبلیغ انگلش ٹیچر چک ۲۳۳ ج-ب-

نمبر ۴۸۶۵:- منکہ اقبال بیگم زوجہ چوہدری ظہور احمد قوم ارائیں پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲-۵-۳۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت اڑھائی صد روپیہ جو کہ میں نے اپنے زیورات فروخت کرکے امانت تحریک جدید میں جمع کرائے ہوئے ہیں۔ نیز میرا مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے جو کہ میرے خاوند کے ذمہ ہے اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اس تمام جائداد کی وصیت ۱/۸ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱/۸ حصہ کی مالک ہوگی۔

العبد:- اقبال بیگم بقلم خود۔ گواہ شد:- بقلم ظہور احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد:- محمود احمد سیکرٹری وصایا محلہ دارالرحمت قادیان۔

رسالہ محشر خیال دہلی
کا
نمونہ مفت منگاکر خریدار ہو جایئے مفت
نمونہ طلب کرنے کیلئے
محشر خیال دہلی پتہ کافی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

474

آپ کے ہاں اولاد نہیں ہوئی

مگر یہ آپ ہی کی خطا ہے۔ اگر آپ کی بیوی اور آپ دونوں چاہیں تو اولاد ہو سکتی ہے۔ یعنی اگر کسی سبب سے آپ کی بیوی کو حمل نہ ٹھہرتا ہو تو آپ یہ کیجئے۔ کہ

لیڈی ڈاکٹر زنانہ دواخانہ پی بکس نمبر ۴۳ دہلی

کو خط لکھ کر ایک شیشی دوا "محافظ اولاد" منگائیے۔ اور اس کو مسلسل سات روز تک اپنی بیوی کو کھلائیے۔ اور سات روز میں ان سے الگ رہیئے اور ٹھیک آٹھویں دن . . . تو اسی روز حمل ٹھہر جائیگا۔ اور پھر نویں مہینہ لڑکا یا لڑکی جو کچھ بھی ہو اس پر خدا کا شکر ادا کرنا چاہئیے۔ کیونکہ اولاد در اصل خدا کا عطیہ ہوتی ہے۔ دوا کا تو ایک بہانہ ہو جاتا ہے۔ "محافظ اولاد" وہ دوا ہے جس نے ہزاروں بے اولاد گھروں میں چراغ جلا دیا۔ رفاہِ عام کے خیال سے اس کی قیمت بھی بہت ہی کم لیجاتی ہے۔ یعنی ایک شیشی "محافظ اولاد" معہ محصولڈاک کے آپ کو دو روپے پندرہ آنے میں گھر بیٹھے ملجائے گی یہ دوا نہیں جادو ہے۔ ایک بار منگا کر اس عجیب و غریب دوا کا کرشمہ ضرور دیکھ لیں۔ صداقت آزمائش کی محتاج ہے اس دوا کا اثر دیکھنے کے بعد آپ کو ماننا پڑے گا۔ کہ یہ دوا ہزاروں روپے قیمت میں بھی سستی ہے۔

محض مخلوق خدا کی بھلائی کیلئے

دو نایاب گوہر کوڑیوں کے مول

۱۔ بندش پیشاب کی دوا۔ یہ مرض عموماً بڑی عمر میں لاحق ہوتا ہے۔ پیشاب بند ہو جاتا ہو یا رک رک کر آتا ہو۔ جلن ہو۔ سوزش ہو۔ ڈاکٹروں اور حکیموں نے لاعلاج قرار دیکر سوائے پچکاری کے پیشاب نکالنے کا اور کوئی ذریعہ نہ بتلایا ہو۔ ایسے تمام مریض میری طرف رجوع کریں۔ انشاء اللہ تعالےٰ پہلی ہی خوراک سے جو تنکے پر چڑھا کر دی جاتی ہے۔ پیشاب خود بخود بغیر تکلیف کے جاری ہو جائیگا۔ مگر کلی صحت اور عمر بھر اس موذی مرض سے چھٹکارا پانے کیلئے پانچ خوراک کا استعمال ضروری ہے۔ تجربہ شرط ہے۔ قیمت صرف پانچ روپیہ

۲۔ درد دل کی دوا۔ بدن کے کسی حصہ میں درد ہو۔ گوشت میں ہو۔ یا ہڈی میں ہو ریح کا ہو۔ یا رگ کا ہو۔ یا جوڑوں میں ہو۔ درد خواہ کسی قسم کا ہو۔ مگر چوٹ کا درد نہ ہو صرف ایک ہفتہ دوا استعمال کرنے سے انشاء اللہ کلی صحت ہو گی۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت صرف دو روپے (عما)

المشتہر

مرزا مراد بیگ احمدی کھدریالہ ڈاکخانہ ٹھرکا ضلع گجرات پنجاب

شادی ہو گئی آپ جو چیز چاہتے ہیں وہ یہ ہے۔

مفرح یاقوتی

یہ مرد و عورت کیلئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کیلئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کر کے لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپے قیمت سنکر نہ گھبرائیے۔ نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزاء مثلاً سونا عنبر موتی کستوری جدوار اصیل یاقوت مرجان کہربا زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤساء امراء و معززین حضرات کے بے شمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف سے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اسکے اندر کوئی زہریلی اور نشہ دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں۔ جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے۔ مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ (ﷲ) میں ایک ہفتہ کی خوراک دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں۔

اگر آپ کو اپنی رفیق سے محبت ہے

تو آپ کا فرض ہے۔ کہ اس کے حسن اور صحت کی حفاظت کریں۔ ہم آپ کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ عورت کے حسن اور صحت کو برباد کر دینے والی وہ خوفناک بیماری ہے جسکو سیلان الرحم کہا جاتا ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں۔ کہ ایک سفید زردی مائل یا کسی اور رنگ کی رطوبت بہتی رہتی ہے۔ جس سے عورت کی صحت اور جوانی کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ سر میں چکر آنا۔ درد کمر۔ بدن کا ٹوٹنا رنگ زرد اور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے۔ حیض بیقاعدہ کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتا ہے حمل قرار نہیں پاتا۔ اگر پایا تو قبل از وقت گر جاتا ہے۔ یا کمزور بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ موذی مرض اندر ہی اندر جسم کو اس طرح کھوکھلا کر دیتا ہے جسطرح لکڑی کو گھن کھا جاتا ہے۔ اس خطرناک بیماری کے دفعیہ کیلئے دنیا بھر میں بہترین دوائی اکسیر سیلان الرحم ہے۔ اس کے استعمال سے پانی کا آنا بالکل بند ہو کر کامل صحت ہو جاتی ہے۔ اور چہرہ پر شباب کی رونق آ جاتی ہے۔ اپنی کیفیت مرض لکھیئے قیمت اڑھائی روپے (ع۸) نوٹ:۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔

ملنے کا پتہ:۔ **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ۔**

مستورات کا فائدہ اسی میں ہے۔ کہ اگر وہ کئی ایک علاج معالجہ کرانیکے باوجود ابھی تک اولاد کی نعمت سے محروم ہیں۔ تو وہ شفاخانہ رفاہ نسواں کی طرف فوراً رجوع کریں۔ شفاخانہ رفاہِ نسواں کی مالکہ والدہ صاحبہ سید خواجہ علی۔ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحابیہ ہیں۔ بے اولاد عورتوں کے علاج میں بہت پرانا تجربہ رکھتی ہیں۔ بے شمار بے اولاد عورتیں ان کی ادویہ سے صاحب اولاد ہو چکی ہیں۔ اگر آپ اولاد چاہتی ہیں۔ تو فوراً مفصل حالات مرض تحریر کر کے دوا طلب کریں۔ انشاء اللہ ضرور آپ کی گود ہری ہو گی۔ مکمل دوا کی قیمت ہر حال میں چار روپیہ سے زائد نہیں ہو گی۔ محصولڈاک علاوہ ہو گا۔ سیلان الرحم یعنی سفید پانی کا خارج ہونا۔ اس دوا کی قیمت ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک ہے۔ ملنے کا پتہ:۔ شفاخانہ رفاہ نسواں قریب مکان حضرت مفتی محمد صادق صاحب قادیان پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

ٹوکیو ۲۳ ستمبر۔ شنگھائی میں برطانی سفیر کی موٹر کار پر جاپانی طیاروں کی بمباری کے خلاف حکومت برطانیہ نے ایک احتجاجی یادداشت حکومت جاپان کو روانہ کی تھی۔ جس کا جواب آج حکومت جاپان کی طرف سے برطانی سفیر مقیم ٹوکیو کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ جوابی یادداشت میں حکومت جاپان نے اس بات کو تسلیم کیا ہے۔ کہ گذشتہ ۲۶ اگست کو دو جاپانی طیاروں نے یہ سمجھتے ہوئے کہ کار میں چینی افسر محاذِ جنگ کی طرف جا رہے ہیں۔ بمباری کی۔ جس کی وجہ سے برطانی سفیر مجروح ہو گیا۔ اس واقعہ کے لئے حکومت جاپان ملک معظم کی حکومت سے اظہار افسوس کرتی ہے۔ آئندہ پوری احتیاط سے کام لیا جائے گا۔

شنگھائی ۲۳ ستمبر۔ آج صبح ۶۰ جاپانی طیاروں نے نانکن پر حملہ کیا۔ چینی طیاروں نے ان کا زبردست مقابلہ کیا۔ ۲ گھنٹے نقصانی جنگ کا سلسلہ جاری رہا۔ چینیوں کا دعویٰ ہے۔ کہ انہوں نے چار جاپانی طیاروں کو تباہ کر دیا۔ اور جاپانی حملہ ناکام ثابت ہوا۔

روم ۲۳ ستمبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اطالیہ نے برطانیہ اور فرانس کی یہ تجویز منظور کر لی ہے کہ نیون کانفرنس کی تجاویز میں اس حد تک ترمیم کرنے کے لئے جو اطالیہ کو قابل قبول ہو۔ پیرس میں تین حکومتوں کے بحری نمائندوں کی کانفرنس منعقد کی جائے۔

شملہ ۲۴ ستمبر۔ حکومت پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ منڈی بہاؤالدین میں ۱۰ ستمبر کے فرقہ وارانہ فساد میں جو مسلمان ہلاک ہوا تھا۔ اس کی شناخت ہو گئی ہے۔ مقتول پر ضلع گجرات کے ایک سکھ نے کرپان سے حملہ کیا تھا۔ جو اس وقت سے روپوش ہے۔ اسے گرفتار کرنے کے لئے پولیس کوشش کر رہی ہے۔

مدراس ۲۳ ستمبر۔ آج جب مدراس اسمبلی میں "بندے ماترم" کا گیت گایا جا رہا تھا۔ ایک مسلمان ممبر اس کے خلاف احتجاج کے طور پر واک آوٹ کر گیا۔ سپیکر نے بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ بندے ماترم ایک ایسا گیت ہے۔ جسے سارے ہندوستانی میں ہندو مسلمان اور عیسائی گاتے ہیں۔ نیز کہا کہ میں اس موضوع پر بھی غور کر رہا ہوں۔ کہ کل عبادت کے ساتھ مقررہ دنوں میں وید۔ قرآن کریم اور انجیل کی آیات پڑھی جائیں۔

شملہ ۲۳ ستمبر۔ آج کونسل آف سٹیٹ میں ویجوڈ رپورٹ پر بحث ہوئی بحث و تمحیص میں قریباً ایک درجن ممبروں نے حصہ لیا۔ بعض نے رپورٹ کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ریلوے کی موجودہ مالی حالت کی ذمہ داری لاریوں کے مقابلہ یا بلا ٹکٹ سفر سے زیادہ ریلوے عملہ کے ناشائستہ رویہ اور بددیانتی پر عائد ہوتی ہے۔ سر سلطان احمد نے اسی اطمینان کو دہرایا جو اسمبلی میں دیا گیا تھا۔ کمپنی کے مقابلہ میں ریلوں کو سرکاری بنانے کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت اپنی پالیسی سے منحرف نہیں ہوئی۔ بلکہ کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے مرکزی مجالس آئین ساز کی رائے طلب کی جائے گی۔

پٹیالہ ۲۳ ستمبر۔ نواب سر لیاقت حیات خان وزیر اعظم پٹیالہ کو حال ہی میں اجلاس خاص کے اختیارات تفویض کئے گئے تھے۔ تاکہ ریاست کو رشوت ستانی اور نالائق حکام سے پاک کریں۔ اس ضمن میں معلوم ہوا ہے کہ رشوت لینے اور ناقابلیت کی بنا پر عنقریب ۱۲ تحصیلداروں سے استعفے طلب کئے جائیں گے۔ اسی طرح مزید چار تحصیلداروں کو تنبیہہ کی گئی یا ان کا تنزل عمل میں آئے گا۔

واشنگٹن ۲۳ ستمبر۔ مسٹر کارڈل ہل نے اعلان کیا ہے۔ کہ حکومت صوبجات متحدہ امریکہ نے نانکنگ پر بمباری کے متعلق جاپان سے مزید پرزور تحریری پروٹسٹ کیا اس پر امید ظاہر کی گئی ہے کہ مزید بمباری سے احتراز کیا جائیگا جاپانی حکومت کی طرف سے اس پروٹسٹ کا جواب موصول ہو چکا ہے۔ لیکن مسٹر کارڈل ہل اسے ظاہر کرنے کے لئے تیار نہیں۔

امرتسر ۲۳ ستمبر۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۴ آنے ۶ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۷ آنے کھانڈ دیسی ۷ روپے ۱۲ آنے سے ۹ روپے تک۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۹ آنے۔ چاندی دیسی ۵۱ روپے ۱۰ آنے ہے۔

شملہ ۲۳ ستمبر۔ آج مرکزی اسمبلی نے پہلی نشست میں انشورنس بل کی دفعہ ۴۵ پر بحث کی۔ اس دفعہ کا مقصد یہ ہے کہ لائسنس یافتہ ایجنٹوں کے علاوہ اور کسی شخص کو کمیشن وغیرہ نہ دیا جائے۔ ہاؤس نے اس میں یہ ترمیم منظور کر لی۔ کہ اس ممانعت کا عمل ایکٹ کے نفاذ کے چھ ماہ بعد شروع ہو۔ بعد ازاں دو گھنٹہ کی بحث و تمحیص کے بعد مسٹر ستیہ مورتی کی ایک ترمیم منظور ہو گئی۔ جس کی رو سے مختلف بیموں پر کمیشن کی مقدار مقرر کی گئی ہے۔

ایبٹ آباد ۲۳ ستمبر۔ آج ڈاکٹر خان صاحب وزیر اعظم سرحد ہز ایکسیلنسی گورنر سرحد کی معیت میں موٹر کے ذریعہ ہری پور جیل کے معائنہ کے لئے گئے۔ صوبہ سرحد میں یہ سب سے بڑی جیل ہے۔ معائنہ کے بعد دونوں اکٹھے واپس آئے۔

گیا ۲۳ ستمبر۔ پولیس نے "یوم فلسطین" کے سلسلہ میں جلوس نکالنے کی بنا پر بعض مسلمان رہنماؤں کو گرفتار کر لیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے بغیر لائسنس جلوس نکالا تھا۔

لنڈن ۲۳ ستمبر۔ جمہوریہ ترکیہ نے طیارہ رانی کی تعلیم دینے کے لئے جو نیا کالج قائم کیا ہے اس میں دو برطانی افسروں کو ملازم رکھا گیا ہے

لاہور ۲۳ ستمبر۔ تحصیل زیرہ کے ایک گاؤں میں ڈاکہ کی تفصیلات سے ظاہر ہوتا ہے کہ کس طرح ہندو ہمسایوں کی حفاظت کیلئے مسلمانوں نے اپنی جان تک کی پروا نہیں کی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ڈاکوؤں کے ایک مسلح گروہ نے ایک ہندو کے مکان پر ڈاکہ ڈالنا چاہا۔ شور سن کر گاؤں کے تمام مسلمان جمع ہو گئے۔ ڈاکوؤں نے ان پر گولیاں چلانا شروع کر دیں مگر مسلمان برابر مقابلہ کرتے رہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکوؤں کی گولیوں سے ایک ہندو لڑکی اور چار مسلمان مارے گئے۔ اور ۱۸ کے قریب زخمی ہوئے۔

پونا ۲۳ ستمبر۔ آج بمبئی اسمبلی میں وزیر مالیات نے ایک قرارداد پیش کی۔ کہ ضبط شدہ زمینیں ان کے مالکوں کو واپس کر دی جائیں قرارداد ۳۸ کے مقابلہ میں ۸۷ ووٹوں سے منظور ہو گئی۔

شملہ ۲۴ ستمبر۔ کونسل آف سٹیٹ میں سوالات کے اختتام پر پریذیڈنٹ نے اعلان کیا۔ کہ گورنر جنرل نے مسٹر اے چیٹیر کی تحریک التوا پیش ہونے کی اجازت نہیں دی۔ اس تحریک التوا کا مقصد اس امر پر بحث کرنا تھا۔ کہ کمانڈر انچیف نے ۱۸ ستمبر ۱۹۳۳ء کو کونسل میں جو اعلان کیا تھا۔ حکومت نے اس کی خلاف ورزی کی ہے کمانڈر انچیف نے کہا تھا۔ کہ برطانی فوجیں ملک کے داخلی حصہ میں امن کی حفاظت کے لئے ہیں۔ لیکن اس کے برعکس حکومت نے انہیں مشرق بعید میں بھیجا۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی